کچھ تو کیا ہوتا۔ [۱]

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج تمام کے تمام غیر اسلامی نظریات مسلم اقوام و افراد کے پاس ایسے بے معنی ہو گئے ہیں، جیسے کسی نے پستول تو لگا رکھا ہو مگر اس میں کوئی گولی موجود نہ ہو۔ آج کوئی نظریہ ایسا نہیں جو مسلمانوں کے سامنے کوئی راہ عمل کھولتا ہو یا جس کی وجہ سے دنیا کی کوئی قوت ان کی سرپرستی یا حمایت پر تیار ہو۔

جتنا نظریاتی شوت ہماری قوموں اور خصوصاً فلسطینیوں نے کاتا تھا وہ جھیر جھیر ہوا پڑا ہے۔ عبرت کا ایک بہت بڑا سبق شام سے ملتا ہے۔ شام جو اتنا بڑھ بڑھ کے آگے آتا رہا ہے اور روسی پشت پناہی پر اعتماد کر کے لبنان میں مداخلت کیے ہوئے تھا۔ اس کا یہ حشر ہوا کہ پچھلی بار وہ جولان کی پہاڑیوں سے ہاتھ دھو بیٹھا، اور اس دفعہ وہ فلسطینیوں کی مدد تو کیا کرتا الٹا اپنے ہی روسی اسلحہ اور اپنی ہی سپاہ کو تباہ کرا لیا۔ آخر جس ملک کا حال یہ ہو کہ ابھی چند ماہ پہلے وہ اندرونِ ملک دس ہزار افراد کو جبر و تشدد سے ختم کر چکا ہو اور بیس ہزار افراد کو جیل میں ڈالے ہوئے ہو، اسے

---

[۱] روسی حلقۂ اثر کی قوتوں نے یہ پروپیگنڈا پھیلا کر عربوں اور فلسطینیوں پر جادو کر رکھا تھا — کہ سوویٹ یونین ہی وہ واحد قوت ہے جو مشرقِ وسطیٰ اور دنیا کے دوسرے حلقوں میں سامراجی عزائم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہاں تک کہ عرب ملکوں اور تنظیم آزادیٔ فلسطین کے کچھ لیڈروں نے چند ہی مہینے پیشتر اپنے ایک اجلاس میں پورے جوشِ خوش فہمی کے ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ مشرقِ وسطیٰ میں امریکی اور اسرائیلی عزائم کو ناکام بنانے کے لیے سوویٹ یونین کے حلقۂ اثر و نفوذ کو وسیع تر کرنے کے لیے ہر قسم کی تدابیر اختیار کرنی چاہییں۔ ان فریب خوردہ عناصر کے دماغ روسی پروپیگنڈے میں اس طرح جکڑے گئے تھے کہ یہ لوگ افغانستان کے مجاہدین کے لیے ہمدردی کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکے محض اس خیال سے کہ اس طرح روس کی جارحانہ پالیسی کی مخالفت کا جرم سرزد ہو جائے گا۔ اور پھر وہ ہمارا نجات دہندہ نہ بن سکے گا۔ اب دیکھ لیجیے نجات دہندہ صاحب کا پارٹ۔ اب کہتے ہیں کہ عالمِ اسلام کیوں حرکت میں نہیں آتا۔ اسلام یا عالمِ اسلام کو کبھی آپ لوگوں نے دعوت بھی دی؟ ملی جذبے کو کبھی متحرک بھی کیا؟